ناچیز نے حاضری دی ہماری گفتگو کا بڑا موضوع سیاست ہی ہوتا تھا۔ مرحوم علوم کا دریا تھے اور اپنے وقت کے ایک بڑے سیاستدان بھی تھے۔ وہ جنگ آزادی کے ایک بڑے مجاہد اور تحریک پاکستان کے معروف کارکن بھی تھے۔ عزیزی راشد الحق تحصیل علم کیلئے شاید مصر روانہ ہوچکے ہوں گے کے لکھے ہوئے خطوط مجھے مل گئے تھے۔ خدا ان کے سفر کو وسیلہ ظفر بنائے۔ بھائی سمیع الحق صاحب کو میرا سلام خلوص پہنچے۔ سنہ ۱۹۶۱ء کے وہ یادگار دن میرا سرمایہ حیات ہیں جب اسی دارالعلوم میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے ملاقاتیں ہوا کرتی تھیں جن کی یادیں آج بھی مجھے ستاتی ہیں۔ کتنے خلوص اور پیار سے ملا کرتے تھے۔ دارالعلوم کے قریبی گاؤں میں میرا ایک چپڑاسی نصیرخان رہائش پذیر ہوا کرتا تھا۔ میں اس کے ساتھ نوشہرہ سے اکوڑہ خٹک آجایا کرتا تھا۔ حضرت صاحبؒ سے ملاقات ہوجاتی تھی۔ ان کا لگایا ہوا بوٹا (دارالعلوم حقانیہ) اب ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل علماء اب پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسلام کی روشنیاں پھیلا رہے ہیں۔ میں سنہ ۱۹۸۶ء میں گورنمنٹ سروس سے ریٹائرڈ ہوگیا تھا۔ اب درس، تبلیغ، ادب، صحافت، ریسرچ اور سیاست کے شعبے سے وابستہ ہوں۔ ملکی غیر ملکی اخباروں، رسالوں اور جریدوں میں ۵ زبانوں میں لکھتا ہوں۔ کسی زمانے میں ریڈیو کیلئے بھی لکھا کرتا تھا۔ اب مصروف ہوں۔ دارالعلوم [حقان]یہ کی سرگرمیوں سے مطلع فرماتے ر[ہا کر]یں کیونکہ میری بے شمار یادیں اس سے وابستہ ہیں۔ جملہ احباب واساتذہ کرام کی خدمت میں سلام۔ شکریہ۔ عبدالعزیز چشتی۔ چشتی ہاؤس، شورکوٹ

بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مرحوم و مغفورؒ

() وہ اک مرد کامل وہ علمی ستارہ — وہ محسن تھا میرا دل وجاں سے پیارہ
وہ استاد کامل مرا پیشوا تھا — وہ اللہ والا مرا رہنما تھا
() تھا وہ عبد حق اور میں عبدالعزیز — سکھائی مجھے اس نے عقل اور تمیز
() قابل صد احترام نیک خواور نیک نام — ہوگئے ہم سے جدا ہے یہ قدرت کا نظام
() علم کی شمعیں جلا کر چل دیے — دین کے ڈنکے بجا کر چل دیے
() شہر دل کی ہر گلی ویران ہے تیرے بغیر — کیا کروں سارا جہاں سنسان ہے تیرے بغیر

عبدالعزیز چشتی۔ چشتی ہاؤس شورکوٹ شہر ضلع جھنگ